رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کی قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں۔ ہم اپنی ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کا تذکرہ اور ان کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)۔ مجلس ادارت۔

اس بار موصول ہونے والے علمی تحائف میں سرفہرست کتاب جناب مقصود حسین اویسی صاحب کی عنایت کردہ ہے، اور وہ ہے......شخصیت وافکارِ شیخ الاسلام محدث گھوٹوی......

حضرت علامہ غلام محمد گھوٹوی حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مجدد گولڑوی کے خلیفہ مجاز بھی تھے اور حضرت کے دونوں پوتوں (شاہ غلام معین الدین اور شاہ عبدالحق گیلانی) کے استاذ بھی، حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کے ان دونوں شاہزادوں نے سات برس علامہ گھوٹوی سے ان کی قیام گاہ (ڈیرہ گھوٹوی) اور جامعہ عباسیہ میں رہ کر علمی استفادہ کیا۔اور جامعہ عباسیہ بہاولپور کے تمام امتحانات ودرجات ممتاز حیثیت سے پاس کئے۔

علامہ گھوٹوی علمی دنیا کے قطبِ مدار تھے۔ جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے بانی شیخ الجامعہ تھے، انہوں نے قادیانیت کے حوالہ سے معرکۃ الآراء مقدمہ کی پیروی کی، وہ عدالت کے معاون بھی رہے، اور مشیر بھی۔انہوں نے درس وتدریس کے ساتھ ساتھ وقت کی اہم تحریکوں میں بھی بھرپور حصہ لیا......حضرت کے پوتے جناب علامہ پروفیسر نصیرالدین شبلی صاحب نے یہ کتاب بڑے سلیقے سے مرتب کی ہے اور اہم مسودات کو یکجا کر کے ایک علمی کہکشاں سجادی ہے۔۶۰۵ صفحات اور دس ابواب پر مشتمل اس کتاب کا ہدیہ ۸۰۰ روپے ہے۔کتاب دیدہ زیب ٹائیٹل کے ساتھ جون ۲۰۱۶ میں گراں قدر اضافہ جات کے ساتھ دوبارہ مجلد شائع ہوئی ہے۔

ملنے کا پتہ ہے: مکان نمبر 638 ای بلاک واپڈا ٹاؤن فیز ا ملتان (فون نمبر 03337621746 علامہ پروفیسر مفتی حافظ نصیرالدین شبلی)

☆الکتاب احسن الاصحاب خسامر الکتب وصاحب العلم ورافق المعرفة.☆

ایک اور کتاب کا تحفہ اوکاڑا سے ہمیں حاجی رحمت علی رحمت صاحب جماعتی نے ارسال کیا ہے، اور یہ ہے...... گلستان علی پور...... جس میں علی پور شریف کے سادات کرام خصوصاً حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادہ کے احوال اور ان کے مقبروں کے سلسلہ میں معلومات فراہم کی گئی ہیں...... کتاب کا زیادہ حصہ شعری ہے اور منقبتوں پر مشتمل ہے۔ مرتب کتاب نے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار بڑے والہانہ انداز میں مرتب کی ہوئی اس کتاب کی صورت میں پیش کیا ہے...... بعض نعتیں بھی شامل کتاب ہیں۔

کتاب ...... گلستان علی پور...... حاصل کرنے کا پتہ حاجی رحمت علی جماعتی، رحمت ٹریلوز ایم اے جناح روڈ اوکاڑا ہے...... ۱۷۵ صفحات کی اس کتاب کا ہدیہ ۳۰۰ روپے مقرر ہے۔

ہمارے ایک دیرینہ صحافی دوست جناب گل محمد فیضی صاحب نے بڑے عرصہ کے بعد ابرِ کرم کا تحفہ بھیجا ہے۔ یہ حضرت ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری کی ان تقاریر کا مجموعہ ہے جو آپ نے ایام اسیری میں کی ہیں۔ ۱۹۷۷ میں جب اصل بھٹو صاحب کے اقتدار کا دور تھا اور تحریکِ نظام مصطفیٰ عروج پر تھی پیر صاحب نے دیگر علماء وقائدین پاکستان قومی اتحاد کی طرح گرفتاری پیش کی۔ سرگودھا جیل میں آپ کے ساتھ جو دیگر رفقاء تھے ان میں جناب گل محمد فیضی بھی تھے۔ جیل ہی میں بعد نماز فجر درس قرآن کا سلسلہ پیر صاحب نے شروع فرمایا اور فیضی صاحب نے اسے قلمبند کرنا شروع کیا ہرروز پندرہ سے بیس منٹ کا درس ہوا کرتا، جس سے جیل میں موجود قیدی مستفید ہوتے ...... ۳۷ روز اسیری میں گزرے جن میں سے علالت طبع کے باعث ۱۴ روز درس نہ ہوسکا، بقیہ ایام کی یہ تقاریر یا دروس قرآن حسب ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں:...... جہاد، توبہ اور پاکیزگی، دل کی غفلت، لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت، نماز مومن کی معراج ہے، بہترین امت، اصحاب فیل، ذکر الٰہی سے اعراض، پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جان، مومن کی شان، مسلمان کی پہچان، حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کی دعاء، اللہ پر توکل، اللہ کا پسندیدہ دین اسلام، آسان اور مشکل امور سے کیا مراد ہے؟ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی فضیلت، شہادت کی فضیلت۔

ان تقاریر کی افادیت، اہمیت اور خوبیاں اپنی جگہ مسلم، مگر ان کو جمع کرنے اور محفوظ بنانے کا کام، ایک کارنامہ سے کم نہیں، کہ بقول فیضی صاحب جیل میں کاغذ قلم دوات رکھنا جرم تھا، اور تقریر کو اسی وقت پوری طرح نوٹ کرنا جب وہ ہورہی ہو ایک امر دشوار ہے، تاہم فیضی صاحب نے کاغذ

قلم کا انتظام بھی جیل میں چوری چھپے کرلیا اور لکھنے کا کام بھی خوب احسن طریقے سے انجام دیا، اللہ رب العزت فیضی صاحب کے اس کارِ خیر کو شرف قبولیت عطا فرمائے......(آمین) ایک سو نو صفحات پر مشتمل اس کتاب کو ضیاء القرآن پبلی کیشنز نے شائع کیا ہے اور اس کا ہدیہ صرف سو روپے ہے...... کتاب ضیاء القرآن پبلی کیشنز اردو بازار کراچی اور لاہور سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

ایک اور تحفہ جناب ڈاکٹر یونس قادری صاحب کی کتاب ......الجواہر القیادۃ......کا جناب حضرت مولانا توفیق جونا گڑھی صاحب نے عنایت کیا ہے، یہ دراصل حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک رسالہ...... **ترجمة الاحاديث الاربعين في نصيحة الملوك والسلاطين** ......کا اردو ترجمہ ہے۔ جسے باوقار انداز میں ڈاکٹر یونس قادری صاحب نے پیش کیا ہے۔انہوں نے اس رسالہ کا مخطوطہ کس طرح اور کہاں سے حاصل کیا یہ ایک الگ جہدی داستان ہے۔تاہم اس مخطوطہ کی کرامت یہ ہے کہ اس نے مترجم کو سلسلہ عالیہ چشتیہ کی عظیم خانقاہ اوچ شریف کی زیارت اور وہاں کے خزانہ علوم معرفت تک رسائی دلائی، اور حضرتِ مترجم کی کرامت یہ ہے کہ اس کا نسخہ ایسی جگہ سے نکال لائے جہاں سے کچھ لانا جوئے شیر بہا لانے کے مترادف ہے۔خوبی یہ ہے کہ اصل متن کو کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے اور صرف ترجمہ کی اشاعت پر اکتفاء نہیں کیا گیا......ہم ڈاکٹر صاحب کو اس کاوش پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دیگر محققین کو اوچ شریف کے سفر کا مشورہ دیتے ہیں سنا ہے وہاں بے شمار مخطوطات ہیں، ممکن ہے وہ بھی اس خزانہء عامرہ سے کچھ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں اور یوں وہاں کے مخطوطات زیور طبع سے آراستہ ہوکر باعث نفع خلائق بن سکیں۔ زیر نظر کتاب کا ہدیہ درج نہیں ملنے کا پتہ: مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی یونیورسٹی روڈ کراچی۔

ہر کجا آبِ رواں خضرت بود　　ہر کجا اشکِ رواں رحمت شود

☆

گر تو می خواہی مسلماں زیستن　　نیست ممکن جز بقرآں زیستن

☆اخرج الى الفضاء وطالع الحدائق الغناء وتفرج في خلق البارى وابداع الخالق. ☆